ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

Rs.2/-

بمبئی واطراف کے مسلمانوں کی دینی ومذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد۲۶☆شمارہ ۳۵☆ ۷؍فروری تا ۱۳؍فروری ۲۰۲۲ء بمطابق ۵؍رجب المرجب تا ۱۱؍رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

کلام اللہ جل جلالہ

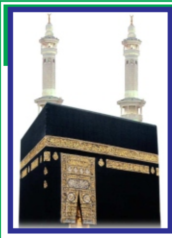

سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں، اور یہ لوگ لائق ہیں، اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے

(آل عمران ۱۱۳-۱۱۵)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا، اسلام میں کون سا عمل اچھا ہے؟ فرمایا، اللہ تعالیٰ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور مسلمان کو سلام کرو خواہ جانتے ہو یا نہیں

"تحفظِ ناموسِ رسالت" کا قانون پاس کرانے میں آپ ہمارا تعاون کریں: حضرت سید معین میاں

"تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ" کا پہلا "یومِ تاسیس" ہم اجمیر معلیٰ میں منائیں گے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: ۲۹ جنوری "تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ" کی ایک اہم نشست میں یہ فیصلہ ہوا کہ تحفظِ ناموسِ رسالت کی اس تحریک کے لیے بنائے گئے ادارہ اور بورڈ کو ۴؍فروری ۲۰۲۲ء کو ایک سال مکمل ہوجائیں گے، اس موقع پر تحریک کے جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کا پہلا جشنِ تاسیس اجمیر مقدسہ میں منایا جائے گا. عزت و ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی خاطر بنائے گئے تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کی اس اہم نشست کی صدارت کرتے ہوئے بورڈ کے صدر سید معین میاں اشرفی الجیلانی نے ایک فارم کا اجراء بھی فرمایا اور کہا کہ "تحفظِ ناموسِ رسالت" کا قانون " پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بِل" پاس کرانے کے لیے آپ ہمارا تعاون کریں اور اس فارم کو بھر کر اپنی حمایت وتائید کریں تاکہ " پیغمبر محمد بل" پاس ہونے کی راہ آسان ہوسکے. اس موقع پر حضور معین المشائخ نے کہا کہ مسلسل ایک سال سے تحفظِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک چلا کر اس بل کو پاس کرانے کی جدوجہد میں رضا اکیڈمی کے بانی وجنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری صاحب پورے ملک کا دورہ کررہے ہیں، جہاں جہاں نوری صاحب اس تحریک کو لیکر پہونچے تمام علماء وائمہء مساجد نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور اس تحریک کی بھرپور حمایت کی ہے. آج ایک بار پھر ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ "تحفظِ ناموسِ رسالت" کا قانون پاس کرانے میں آپ ہمارا تعاون تیز کردیں.

سید معین میاں نے کہا کہ کئی مقامات کا دورہ ہم نے بھی کیا تو ایسا لگا کہ لوگوں کی پہلی ترجیح اس بل کو پاس کرانے میں ہے، اس لیے کہ ایک مسلمان ہر تکلیف گوارہ کرسکتا ہے مگر شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادنی سی گستاخی بھی برداشت نہیں کرسکتا. اس اہم مشاورتی میٹنگ میں الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ آج مسلمانوں کا سب سے اہم ترین مسئلہ تحفظ ناموس رسالت کا ہے، اس بل کے پاس ہونے سے جہاں ناموس رسالت پر حملہ کرنے والوں پر قدغن لگے گا تو وہیں نفرت پھیلا کر دیش میں امن و امان کا ماحول بگاڑنے والوں کی زبان بھی بند ہوجائے گی، ہم نے ملکی سطح پر تحفظِ ناموسِ رسالت کی تحریک شروع کر رکھی ہے. ایک سال مکمل ہوجانے پر اس کا پہلا یوم تاسیس اجمیر معلیٰ میں منایا جائے گا. اس سلسلے میں محافظ ناموس رسالت الحاج محمد سعید نوری صاحب کے ہمراہ چھ رکنی وفد پیر 31 جنوری کو اجمیر شریف کے لیے روانہ ہورہا ہے جہاں پہنچ کر بارگاہ غریب نواز میں آپ کے ۸۱۰؍ویں عرس مبارک کے موقع پر تحفظِ ناموسِ رسالت بورڈ کا پہلا جشن تاسیس نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ منایا جائے گا۔

بزرگانِ دین وشہنشاہ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق سے بدزبانی پر احتجاج

سدرشن چینل پر قانونی کاروائی کا پرزور مطالبہ: رضا اکیڈمی

اورنگ آباد: ۲۷؍جنوری (آصف ہنگورا کے ذریعے) خلدآباد سولی بھجن میں واقع ۹۰۰ سالہ قدیم درگاہ حضرت شاہ جلال الدین گنج رواں رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق سے جھوٹی معلومات پر مبنی غلط خبروں پر مشتمل تقریباً آدھے گھنٹے کا پروگرام سدرشن ٹی وی نے ۴؍جنوری سے دکھانا شروع کیا۔ ''بنداس بول'' اس پروگرام میں بطور اینکر سدرشن چوہانکے (مالک) نے انتہائی غلط زبان اور لہجہ کا استعمال کیا۔ درگاہ حضرت خواجہ منتجب الدین زرزری زربخش اور شہنشاہ اورنگ زیب کے تعلق سے بھی بدکلامی کی۔ اس ذلیل اینکر سدرشن چوہانکے اور اس پروگرام کی شدید مذمت کرتے ہوئے ہندو مسلم سماج میں تفرقہ پیدا کرنے والوں کے خلاف سخت ترین قانونی کاروائی کا رضا اکیڈمی نے

مطالبہ کرتے ہوئے سٹی چوک پولس اسٹیشن کے پی آئی اشوک گری صاحب کو تحریری شکایت، میمورنڈم دیا دیا گیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا خلدآباد شہر قلعہ کے ہندو مسلمان شیر وشکر کی طرح رہتے ہیں ان میں اورنگ آباد ضلع وریاست مہاراشٹر میں بدامنی، منافرات پھیلانے کے مقصد سے یہ گھٹیا شخص سریش چوہانکے اس طرح کے فرقہ پرستی سے بھرے پروگرام سدرشن ٹی وی پر دکھا رہا ہے۔ اس پروگرام کو یوٹیوب چینل سے ڈیلٹ کرنے کا مطالبہ بھی رضا اکیڈمی نے کیا ہے، ۲۸؍مارچ ۲۰۲۰ کو بھی اس چینل نے مسلم طلبا جو آئی اے ایس او اور آئی پی ایس کرتے ہیں کے تعلق سے فرقہ پرستی کا زہر اُگلا تھا۔ جس کی سرزنش سپریم کورٹ نے بھی کی تھی۔ افسران نے تیقن دیا کہ اس شرپسند کے خلاف کاروائی کی جائے گی، بصورت دیگر عدالتی کاروائی کا متنباہ وفد نے دیا۔ وفد میں محمد ساجد رضا (صدر رضا اکیڈمی، اورنگ آباد)، مولانا شریف نظامی صاحب، ندیم ہاشمی صاحب، مصطفیٰ رضا خان، وغیرہ موجود تھے۔

ناموس رسالت کی حفاظت ہی اصل ایمان ہے۔ علمائے اہلسنت یوپی

مہاراج گنج: ۲۹؍جنوری ۲۰۲۲ء بروز شنبہ دارالعلوم غوثیہ حبیب المدارس سنبر سا پورندر پور۔ مہراج گنج یوپی کے قاضی شہر کی آفس میں تحفظ ناموس رسالت کے تعلق سے حضرت مولانا محمد اکرام علی نوری صاحب کی سرپرستی اور مولانا محمد نظام احمد نظامی صدر رضا اکیڈمی مہاراج گنج یوپی کی صدارت میں ایک اہم نشست ہوئی جس میں علمائے اہلسنت نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ علمائے اہلسنت نے یہ عہد کیا کہ ہم سب تحفظ ناموس رسالت کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرسکتے ہیں مگر اپنے نبی کی شان اقدس میں ذرہ برابر بھی توہین برداشت نہیں کرسکتے واضح رہے کہ مولانا نظام احمد خان نظامی اپنی دینی وملی سماجی کاموں کی وجہ سے پروانچل میں اچھی پکڑ رکھتے ہیں علمی حلقوں میں بھی قدرومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں انسانیت کے ناطے ہر سماج کے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اپنے اکابرین علماء کے مشورے سے ایک نشست کا انعقاد کیا جس میں مارہر درسیات مولانا اکرام علی نوری صاحب پیش پیش رہے آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اسلام وپیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کچھ نام نہاد فرقہ پرست عناصر آئے دن توہین کررہے ہیں جس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ رہی ہے یہ ہمارے لئے بڑے دکھ کی گھڑی ہے ہمیں ان حضرات کی حمایت وتائید کرنے کی پہل کرنی چاہئے جو لوگ ان گستاخان رسول کو قانونی طور پر سزا دلانے کی جدوجہد جاری کئے ہوئے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اور محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی رضا اکیڈمی ان دونوں قائدین کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے وہ حضرات پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِل کو ملک کے پارلیمنٹ میں پاس کرانے کے لئے ملکی سطح پر دورہ کررہے ہیں ظاہر سی بات ہے کہ اس سے ملک میں امن وامان کی فضاء قائم ہوگی مولانا نظام احمد خان نظامی نے کہا توہین رسالت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی کیونکہ توہین رسالت بہت بڑا جرم ہے مذہبی پیشواؤں کی توہین کرنے کی اجازت دنیا کا کوئی بھی قانون نہیں دیتا دنیا کا ہر ملک ایسی باتوں پر اتفاق رکھتا ہے کہ کسی بھی مذہبی پیشوا کی توہین ناقابل معافی جرم ہے۔ مولانا نے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کہ آج کی میٹنگ کا اہتمام اس لئے بھی کیا گیا کہ شرعی مسائل اور اس کے حل کے لیے خاص طور پر رویت ہلال طلاق وخلع وغیرہ اور ملت کے الجھے ہوئے مسائل پر غور وخوض کیا جاسکے میں مشکور وممنون ہوں اپنے ان علمائے کرام کا جنھوں نے اپنا قیمتی وقت دیکر اس نشست میں شرکت فرما کر اپنے گرانقدر مشوروں سے نوازا۔ اور یہ یقین دلایا کہ ہم سب ملکر سماج سے پھیلی ہوئی خرافات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے میٹنگ میں تمام شریک علمائے اہلسنت نے کہا کہ ہم دین وسنیت کے لیے ہر وقت کام کرنے کے لیے تیار ہیں۔ نباض قوم وملت مولانا فرید الدین فیضی پرنسپل دارالعلوم غوثیہ سنبر سا پورندر پور، مولانا محبوب عالم فیضی، قاری محمد شفیع صاحب، مولانا محمد حسین، مفتی اظہار فیضی، مولانا غلام جیلانی فیضی، وغیرہ نے شرکت کی اور سب نے تحفظ ناموس رسالت کے لیے کام کرنے کا عزم کیا اور انشاء اللہ کام کرتے رہیں گے اخیر میں مفتی شہاب الدین نوری نے قاضی شہر کی آفس و ادارہ ہذا کو دعاؤں سے نوازا

ماں باپ کا پیغام

- ☆ جس دن تم ہمیں بوڑھا دیکھو تب صبر کرنا اور ہمیں سمجھنے کی کوشش کرنا
- ☆ جب ہم کوئی بات بھول جائیں تو ہم پر غصہ نہ کرنا اپنا بچپن یاد کرنا
- ☆ جب ہم بوڑھے ہوکر چل نہ پائیں تو ہمارا سہارا بننا اور اپنا پہلا قدم یاد رکھان
- ☆ جب ہم بیمار ہوجائیں تو وہ دن یاد کرکے پیسے خرچ کرنا جب ہم تمہاری خواہشیں پوری کرنے کے لئے اپنی خواہشیں قربان کرتے تھے۔

اللہ جل جلالہ ہر کسی کی اولاد کو اپنے والدین کا فرمانبردار بنائے

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آہ! گلستانِ سادات کا مہکتا ہوا پھول پیر سید حسین رفاعی نہ رہا

سوگوار قلم: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جس بنی نوع انسانی میں جس قوم نے بھی اللہ کی راہ میں دین اسلام کی سربلندی کے لئے قربانی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو خیر کثیر سے نوازا ہے۔ میدان کرب و بلا میں سیدۃ النساء العالمین حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لخت جگر شہزادۂ جنت حضرت سیّدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اہل بیت اطہار کے خانوادہ نے فتنۂ یزیدیت کے خلاف جو بے مثال اور لازوال قربانیاں دی ہیں، چشم فلک ایسا نظارہ شاید قیامت تک نہ دیکھ سکے۔ ان قربانیوں کا ثمرۂ آج دنیا بھر میں دیکھا جاسکتا ہے۔ دنیا کا شاید ہی ایسا کوئی خطہ ہو جہاں گلستانِ سادات کے پھولوں کی علمی وروحانی خوشبو نہ پہنچی ہو۔ سادات کرام دنیا بھر میں پہنچے اور اسلام کی تبلیغ واشاعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ خانوادۂ سادات کے ایک فرد فرید حضرت سید محمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین عراق سے ہجرت کرتے ہوئے ہندوستان کے خطہ کوکن کے ضلع رتناگری کے علاقے کھیڑ میں فروکش ہوئے، یہ خطۂ کوکن قادری سادات کرام کا مسکن بھی ہے، پیر سید حسین ابن سید عثمان رفاعی کے اجداد کرام میں فیض قادریت شہزادۂ غوث الاعظم حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانی میاں دامت برکاتہم العالیہ کے اجداد سے آیا۔ پیر سید حسین رحمۃ اللہ علیہ کو کردہ والے پیر سید حسام الدین قادری سے بھی خصوصی فیض حاصل تھا۔ نوری مشن مالیگاؤں (انڈیا) کے روح رواں محبی مخلصی غلام مصطفیٰ رضوی زید مجدہ نے یہ جانکاہ خبر دی ہے کہ ۲۴؍جمادی الاخری ۱۴۴۳ھ/ ۲۸؍جنوری ۲۰۲۲ء، عین نماز جمعہ المبارک کے وقت داعی اجل کو لبیک کہہ گئے ہیں۔ اور کل ہی شب گیارہ بجے ان کی نماز جنازہ خطۂ کھیڑ میں ادا کرکے انہیں سپرد خاک کردیا گیا ہے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

زندگی ان کی ہے جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

آپ کے فرزند جلیل حضرت علامہ مفتی سید محمد رضوان شافعی رفاعی دامت برکاتہم العالیہ اہل سنت کے نہایت فعال رہنما ہیں اور اسلام کی تبلیغ واشاعت میں نہایت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ان کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پر ناچیز ہیچ مدان ان سے تعزیت گزار ہے اور دنیائے اسلام سے دعاؤں کا طالب گار ہے کہ وہ سب ان کی بلندئی درجات کے لئے ہاتھ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہٖ واولیاء امتہ وعلماملتہ اجمعین۔

شریک غم اور پرنم دعا گو و دعا جو گدائے کوئے مدینہ شریف احقر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ "خلیفۂ مجاز بریلی شریف"، سرپرست اعلیٰ ماہ نامہ مجلہ الخاتم انٹرنیشنل۔ "ہماری آواز" مدیر اعلیٰ الحقیقہ ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برہان شریف

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز
بمبئی

ماہ رجب کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینوں کی گنتی جس دن سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے ہیں ایک رجب ہے اور اس کے بعد تین مہینے مسلسل ہیں۔ یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور ایک محرم۔ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اور مضان میری امت کا مہینہ ہے تو جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا (یقین و اخلاص کے ساتھ) تو اس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی اپنے اوپر واجب کرلی۔ اسے فردوس اعلیٰ میں ٹھہرایا جائیگا۔ اور جس نے رجب کے دو دن کے روزے رکھے تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا۔ ہر اجر (ثواب) کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہوگا۔ اور جس نے تین روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے دمیان ایک خندق حائل کردے گا۔ جس کی مسافت ایک سال کی ہوگی۔ جس نے چار روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو جذام وجنون اور برص جیسے امراض اور فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔ جس نے پانچ روزے رکھے اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا۔ جس نے چھ دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ اور جس نے سات روزے رکھے تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کردیئے جائیں گے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے اور جس نے نو روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوا اٹھے گا اور اس کا منہ جنت کی طرف ہوگا۔ جو دس روزے رکھے گا۔ ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک آرام دہ بستر مہیا فرمادے گا۔ اور جو گیارہ روزے رکھے گا قیامت کے دن اس سے افضل اور کوئی امتی نظر نہ آئے گا۔ سوائے ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ ماہ رجب کے روزے رکھے ہوں۔ اور جو شخص اس ماہ کے بارہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے دو جوڑے پہنائے گا کہ اس کا جوڑا دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہوگا۔ اور جو تیرہ روزے رکھے گا قیامت کے دن عرش کے سائے میں اس کے لئے دسترخوان بچھایا جائے گا اور اس سے اس کا جو دل چاہے گا، کھائے گا جب کہ اور دوسرے لوگ سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے۔ اور جس نے چودہ روزے رکھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا جو نہ کبھی دیکھی اور نہ کبھی اس کے بارے میں کسی سے کچھ سنا، نہ کسی کے دل میں کچھ خیال گزرا ہوگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے محشر میں ان کے ساتھ کھڑے ہونے والوں میں شامل کردے گا جہاں سے جب کسی مقرب فرشتے یا نبی ورسول علیہم السلام کا گذر ہوگا تو وہ اس کو امن والوں میں ہونے کی مبارک بات دی دیں گے۔

(غنیۃ الطلبین) ایک روایت میں پندرہ روزے سے زائد کی بھی فضیلت آئی ہے۔

نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا غرق ہوگیا

حضرت نوح علیہ السلام کے چار بیٹے تھے، ان میں تین مومن تھے۔ جو آپ کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے تھے، جن کے نام سام، حام اور یافث تھے اور ایک آپ کا بیٹا منافق تھا۔ جس کا نام ''کنعان'' تھا وہ کشتی میں سوار نہیں ہوا تھا۔ جو غرق ہوگیا چونکہ یہ منافق تھا یعنی ظاہر طور پر مومن تھا اور درحقیقت کافر تھا اور کافروں سے ملا ہوا تھا۔ اس کے غرق ہونے کے واقعہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ ''وَنَادٰی نُوۡحُ اۨبۡنَہٗ وَکَانَ فِیۡ مَعۡزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارۡکَبۡ مَّعَنَا وَلَا تَکُنۡ مَّعَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِیۡۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعۡصِمُنِیۡ مِنَ الۡمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الۡیَوۡمَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَیۡنَہُمَا الۡمَوۡجُ فَکَانَ مِنَ الۡمُغۡرَقِیۡنَ ﴿۴۳﴾'' ترجمہ: اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا، کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا (پ:۱۲، سورۂ ہود: ۴۲، ۴۳)

نوح علیہ السلام کا یہ بیٹا گھوڑے پر سوار تھا، اترا رہا تھا کہ میں پہاڑ پر چڑھ کر اپنے آپ کو بچالوں گا، نوح علیہ السلام اسے کہہ رہے تھے کہ آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کے رحم کرنے کے بغیر کوئی بچ نہیں سکے گا۔ یہی مکالمہ ان دونوں کے درمیان چل رہا تھا کہ طوفان کی اٹھنے والی موجیں ان دونوں کے درمیان حائل ہوگئیں اور ''کنعان'' غرق ہوگیا۔

کشتی جودی پہاڑ پر کیوں رکی؟

تمام پہاڑ اپنی اپنی بلندیوں پر تکبر کررہے تھے اور اترا رہے تھے لیکن جودی پہاڑ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی ہی کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ تکریم عطا فرمائی کہ نوح علیہ السلام کی کشتی اس پر آکر ٹھہری من تواضع للہ سبحانہ رفعہ (روح المعانی، ج:۷ ص:۶۲) جس نے عاجزی کی اللہ تعالیٰ نے اسے رفعت عطا کی۔ خیال رہے جودی پہاڑ موصل یا شام کے علاقہ میں ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ پانی حرم شریف میں داخل نہیں ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

حضور محبوب ملت رحمۃ اللہ علیہ

کی سیرت کے حوالے سے انکی نادر و نایاب تصنیف أربعین شدت کے کچھ اہم اقتباسات آپ کے زیر نظر!

تیری خدمت کے قائل تو سبھی سنی مسلماں ہیں

برصغیر ہندو پاک میں جن چند علمائے اہلسنت نے اپنی طویل علمی وروحانی سعی پیہم کے نتیجے میں اسلامیان ہند پر جو انمٹ نقوش قائم کئے ہیں ان میں غازی اہلسنت، ضیغم سنیت حضور محبوب ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک نمایاں اور اعلی مقام حاصل ہے۔ آپ نے سر بکف ہوکر اسلام پر انگشت نمائی کرنے والوں سے خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور اسلام پر حرف نہ آنے دیا آپ نے اپنے زمانے میں دین متین کی ایسی بے مثال خدمات انجام دی جن کو رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

نام و نسب: اسم گرامی حضرت مولانا محبوب علی خان لقب غازی ملت، مناظر اہلسنت مفتی اعظم پٹیالہ وممبئ، محب الرضا، لکھنؤ کی نسبت سے لکھنوی مشہور ہیں سلسلہ نسب اس طرح ہے مولانا محبوب علی خان ابن ابوالحفاظ نواب علی خان بن محمد حیات خان بن محمد سعادت خان بن محمد خان علیہم الرحمۃ والرضوان۔ آپ خلیفہ ومظہر اعلیٰحضرت حضور شیر بیشہ اہلسنت کے برادر خورد ہیں۔

مولد و مسکن: آپ کی ولادت باسعادت لکھنؤ کے ایک پابند صوم وصلوۃ اور دیندار گھرانے میں ہوئی، مشفق و مہربان والدین کے آغوش نازنین میں آپ نے آنکھیں کھولی۔ خالص اسلامی ماحول میں پروان چڑھے، آپ زمانہ طفولیت سے ہی کھیل کود، لہو ولعب سے متنفر و بے زار اور متبع شرع تھے۔ والدہ، عابدہ زاہدہ تقویٰ شعار علم وعمل کی حسین پیکر اور ایک باکرامت ولیہ تھیں، فرائض واجبات تو کجا نوافل و مستحبات کی بھی پابند تھیں۔ والد ماجد بھی ایک کامل صوفی اور متدین عالم دین اور بہترین حافظ قرآن تھے۔

تحصیل علم: آپ علیہ الرحمہ نے حفظ قرآن پاک کی تکمیل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے کی۔ ابتدائی تعلیم اپنے برادر اکبر حضور مظہر اعلیٰحضرت حضور شیر بیشہ اہلسنت قدس سرہٗ العزیز سے حاصل کی۔ جیسا کہ سوانح شیر بیشہ سنت میں خود فرماتے ہیں: ''میں نے بھی میزان، منشعب، صرف میر، حضرت (یعنی حضور شیر بیشہ اہلسنت) ہی سے پڑھیں۔'' (سوانح شیر بیشہ سنت ص ۶۶) پھر مدرسہ حزب الاحناف لاہور میں حضرت مولانا سید دیدار علی الوریٰ قدس سرہٗ سے دورۂ حدیث کی تکمیل کرنے کے بعد ریاست پٹیالہ کے مفتی مقرر ہوئے۔ مسلمانان ریاست کے دینی ودنیوی تمام امور میں آپ ہی کے فتویٰ کے مطابق کورٹ سے فیصلے صادر ہوتے۔ یہ حقوق ریاست کے راجہ کہ جانب سے آپ کو دیئے گئے تھے۔ (سوانح شیر بیشہ سنت ص ۱۸) مگر افسوس کہ ہزارہا مسائل پر مشتمل آپ کے فتاویٰ جات کا وہ علمی سرمایہ حوادثات زمانہ کی نذر ہوکر نایاب ہوگیا۔ پھر بھی متعدد مقامات سے شدہ شدہ ملنے والے آپ کے فتوؤں کا مجموعہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد منظر عام پر ہوگا۔ (منقول از تقدیم اربعین شدت مکتبہ حشمتیہ)

آپ جیسے ایک مایہ ناز فقیہ تھے ویسے ہی بلند پایہ محدث بھی آپ کو مروجہ جمیع علوم وفنون پر یکساں مہارت اور عبور حاصل تھا۔ دقیق سے دقیق تر اور لاینحل مسائل کو ایسا حل فرماتے کہ تمام شکوک وشبہات کا ازالہ ہوجاتا پھر کسی کو کلام کرنے کی ذرہ برابر بھی مجال نہ ہوتی۔ پہلے پٹیالہ میں پھر ممبئ میں بھی فقہ وافتاء کے مسند پر متمکن ہوکر ایک عرصہ دراز تک رشد وہدایت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ آپ کے تبحر علمی، فراست وذکاوت جودت طبع، نکتہ رسی، محدثانہ بصیرت کا اعتراف اکابر علماء فضلاء کو تھا اور آج بھی ہے۔ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپ کے فضائل ومناقب کا اقرار کیا ہے۔ تقسیم ہند کے ہوش ربا واقعہ میں جہاں غیر منقسم ہندوستان کے اندر مصائب وآلام کے سیلاب نمودار ہوئے وہیں علمائے حق سلوک حق میں بہت سے امتحانات سے نبرد آزما ہوئے۔ تو فوج رضویت کے اس عظیم سالار کو نیرنگ تقدیر نے پٹیالہ چھوڑنے پر مجبور کردیا۔ جس کے اسباب وعلل میں سے ایک سبب یا علت اس شہر کا سرحد کے دامن میں واقع ہونا بھی تھا۔ بعدہٗ حضور محبوب ملّت چند ماہ شہر کانپور میں قیام پذیر رہے۔ پھر ممبئ تشریف لے گئے۔ کون جانتا تھا کہ افق رضویت کے اس ماہتاب کو اسی شہر میں ہمیشہ کے لیے غروب ہونا ہے ویسے تو آسمان رضویت کے اس آفتاب سے ایک عالم منور ہوا مگر ممبئ کے تحفظ سنیت میں آپ کا کردار کلیدی درجہ رکھتا ہے بلکہ آپ سے صرف نگاہ کرکے ممبئ کی سنیت کا تذکرہ حقیقت کے ساتھ ناانصافی اور تاریخ کو منھ چڑھانے کے مترادف ہوگا۔

سنی بڑی مسجد مدنپورہ پر وہابیت کب کی قابض ہوچکی ہوتی اگر اس کی حفاظت وامامت پر غازی اہلسنت حضور محبوب ملت کی ذات بابرکت مامور نہ ہوتی۔ دین کی بے باک خدمت سنیت کی بے لوث حفاظت اور دشمنان خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر بے لومۃ لائم شدت ہی تو تھی کہ تقریباً ڈیڑھ سال سے زائد جیل میں نظر بند رہے، وہابیت دیوبندیت اس قتل کیس میں جہاں یا پولیس المدد، یا امراء الغیاث کے نعرے بلند کررہی تھی وہیں دیوبند سے لے کر سہارنپور تک تمام ابنائے دیو آگ نمرود میں پھونک مار رہے تھے مگر واہ رے مجاہد ترے جہاد کو سلام ذرہ برابر بھی تو تیور میں فرق نہ آیا بلکہ دیکھنے والوں نے اس وقت چراغ عشق کی لو کو اپنے عروج پر پایا۔

ناسازگار وقت کے تیور کو دیکھ کر
ہم نے چراغ عزم کی لو کو بڑھا دیا

اسی بے لوث دینی خدمات کے پیش نظر ارباب حل و عقد نے آپ کو غازیٔ اہلسنت جیسے معزز اور مہتم بالشان خطاب سے نوازا۔ انہوں نے کسی دنیاوی طاقت سے مرعوب ہوکر لچکنا سیکھا ہی کہاں تھا جو آمریت کے رعب میں آتے۔ یہ تو دیوبند کے دارالافتاء کا انوکھا وطیرہ رہا ہے کہ یارسول اللہ المدد کہنے پر شرک کا فتویٰ اور یا پولیس المدد، یا امراء مشکل کشا کا جا بجا نعرہ، پھر حکومت سعود سے تو انکے پرکھوں نے مانگا ہے سہارا۔ اسی جانب سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا ایک شعر کرتا ہے اشارہ۔

حاکم حکیم داد ودوا دیں یہ کچھ نہ دیں؟
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

حضور محبوب ملت نے آہنی سلاخوں کے پیچھے بھی اپنا تبلیغی کام جاری رکھا۔ اور اس دوران دو کتابیں ''کرامات صحابہ'' و ''کرامات سادات وآل اطہار'' تصنیف فرمائیں۔ آپ نے تقریباً ستر سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں: (۱) مطالع تہذیب دیوبندیہ (۲) تفسیر حدیث لولاک (۳) اربعین شدت (۴) دلائل خلافت راشدہ (۵) الصوارم المحمدیہ علی کفرہ المرزاءیہ الدیوبندیہ (۶) فضائل ماہ رمضان مع مسائل صیام (۷) نجوم شہابیہ بر تزویر اصحاب وہابیہ (۸) تکفیری افسانے کے تجزیئے (حصہ اول و دوم) (۹) الاقوال اللامعہ باحاکم تجویز الفاتحہ (۱۰) العذاب الباس علی راس الیاس (۱۱) سوانح شیر بیشہ اہلسنت (۱۲) سیوف پیر بگلوئے مانعین باب یادستگیر (۱۳) سل الحسام علی الظلام (۱۴) بوارق الٰہیہ (۱۵) تنویر الایقان انج الحجج الکلام فی منع قرآت خلف الامام۔ (منقول از تقدیم اربعین شدت مکتبہ حشمتیہ)

آپ نے متعدد ممالک میں دورے بھی فرمائے۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے ان گنت غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہزارہا ہزار ایسے افراد ہیں جنھوں نے آپ کی مجلس وعظ وتبلیغ میں شرکت کی سعادت حاصل کی بدعقیدگی اور بدعملی سے توبہ کرکے خوش عقیدہ اور سچے پکے مسلمان بن گئے۔ اپنے وعظ و تقریر میں ایک طرز خاص ایجاد فرمائی، زبان صاف اور انداز بیان واضح اور سلجھا ہوا۔ آپ دوسروں کی ہدایت، اصلاح کامیابی اور سرخروئی کے لیے انتہائی حریص رہتے تھے۔

بیعت و خلافت: آپ امام اہل سنت، سیدنا اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے آپ کو اعلی حضرت عظیم البرکت سے عشق ومحبت کی حد تک لگاؤ تھا۔ اسی لگاؤ ومحبت کی وجہ سے اعلی حضرت کا ایسا کرم ہوا کہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی خلافت و اجازت سے سرفراز فرماکر آپ کی ہمہ گیری وجامعیت میں ایک نئی روشنی پیدا فرمادی۔

آپکی مقناطیسیت کشف وکرامت جودوسخا، بے نیازی سے حظ وافر پایا فہم وفراست، تدبیر وبصیرت اور صوفیانہ عرفان کے جامع تھے۔ ناقصین کے لیے پیر کامل اور کاملین کے لیے رہبر و رہنما تھے۔ آپ کے ذریعہ لاکھوں تشنگان معرفت سیراب ہوئے۔ آپ کی زندگی کے حالات اور بیش بہا دینی خدمات کے انوکھے گوشے ابھی تک پس پردہ پڑے ہوئے ہیں جو تشنہ کتابت و طباعت ہیں۔ صاحبان قرطاس وقلم حضرات علمائے اہل سنت سے میں عرض گزار ہوں کہ ان کی بلا خوف لومۃ و لائم دینی و مذہبی علمی و تصنیفی اور تبلیغی خدمات کا باریک بینی سے مطالعہ کرکے منصۂ شہود پر لائیں تاکہ ہم جیسے اور ہماری آنے والی نسلیں نشان منزل پاسکیں۔

انتقال پرملال: ۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہ کر دارفانی کو الوداع کہتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی سے جاملے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔ آپ کو ممبئ کے ناریل باڑی قبرستان مدنپورہ میں ہزاروں فرزندان اسلام نے اپنی نمناک اور غمزدہ آنکھوں سے دل پہ پتھر رکھ کر سپرد خاک کیا۔

عطاء المصطفی حشمتی علیمی

دو بہنوں کے دو سوال، جس نے رلادیا

امام احمد بن حنبل کے پاس دو بہنیں آئی سوال ایسا کیا کہ احمد بن حنبل کو رلا دیا. پوچھتی ہیں بتائیں امام صاحب ہم رات کو چرخے پے کپڑا سوتی ہیں بعض اوقات چراغ کی روشنی بند ہوجاتی ہے تق چاند کی روشنی میں کام کرتی ہیں اب چاند کی روشنی کے کپڑے کی قدر چراغ سے کم ہوتی ہے بتائیں کہ کیا ہم جب بیچیں تو یہ بتا کر بیچیں کہ یہ چراغ والا ہے یہ چاند والا آپ سنتے رہے اور خاموش رہے پھر پوچھتی امام صاحب بعض اوقات ہمارا چراغ بند ہوجاتا ہمسائیوں کے چراغ کی روشنی میں جو ہمارے گھر آرہی ہوتی ہے اس سے کپڑا بناتے ہیں بتائیں کیا یہ چوری تو نہیں چراغ تو انکا ہے بے شک روشنی ہمارے گھر آرہی ہے آپ رحمہ اللہ زوروقطار رونا شروع ہوئے پوچھا بیٹیوں کس کے گھر سے آئی ہوان لڑکیوں نے بشر حافی رحمۃ اللہ کا نام لیا کہ ہم ان کی بہنیں ہیں آپ نے فرمایا میں بھی کہوں کہ ایسی تربیت کسی عام آدمی کے گھر کی نہیں ہوسکتی۔ کیسے کیسے تھے ہمارے اسلاف

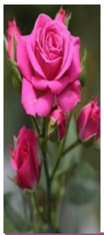

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 26، شمارہ نمبر 35
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپئے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کامیابی کے ساتھ شائع ہورہا ہے اور قارئین سے داد وتحسین وصول کررہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

قسط اول

سیرت وکردار سازی میں صحبت کا اثر

غلام مصطفی قادری رضوی، باسنی ناگور راجستھان

انسان بہت سوچتا ہے کہ مجھے سکون اور امن کی زندگی میسر آئے ،میں معاشرے اور سوسائٹی میں باعزت زندگی بسر کروں، مگر اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کے ہوتے ہوئے اسے یہ دولتیں میسر نہیں آتیں، سیرت اور کردار کی بلندی میں جہاں دوسری چیزیں اہم رول ادا کرتی ہیں، وہیں صحبت اور ماحول کا بھی بہت بڑا حصہ ہوتا ہے، انسان کردار وعمل، رفتار وگفتار کی درستگی اور پاکیزگی سے ہی عزت وعظمت حاصل کرتا ہے، معزز افراد میں اسے اہم مقام دیا جاتا ہے اور بقول نظر برنی دہلی، سیرت دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت شئی، سب سے زیادہ گراں قدر اور عزیز شئی چہرہ یا صورت نہیں ہوتی، بلکہ انسانی پاکیزہ سیرت ہی کسی کی ہر دلعزیزی، مقبولیت اور کامیابی کا ضامن ہوسکتی ہے، صورت کی دلکشی اور حسن عارضی ہوتا ہے جب کہ سیرت کے اثرات پرکشش اور پائیدار ہوتے ہیں۔

بلاریب اخلاق وکردار کے درست اور عمدہ کرنے میں صحبت وہم نشینی اور ماحول بہت اثر انداز ہوتے ہیں، جو قرآن وحدیث کی روشنی میں صحبت کا اثر مسلم ہے انسان اپنے ہم نشیں کی عادات واطوار اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے متعدی مرض کے مریض کے پاس بیٹھنے والا بھی اس مرض کا شکار ہوجاتا ہے۔ قرآن کریم میں واضح طور پر پاکیزہ لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں بھی متعدد مقامات پر صحبت صالح اختیار کرنے اور صحبت طالح سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ معلم کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ""نیک ہم نشیں اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھوک رہا ہے مشک والا یا تو مشک ویسے ہی تجھے دے گا یا تو اس سے مول لے گا اور کچھ نہ سہی خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا" (صحیح بخاری، ۱/ ۸۲)

عارف باللہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ والرضوان (متوفی: ۶۵ ۴ھ) اپنی کتاب "کشف المحجوب" میں آداب صحبت کے متعلق ایک پاک نقل فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں: "حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "اکثروا من الاخوان فان ربکم حی کریم لیستحی اذ یعذب عبده بین اخوته یوم القیمة" اپنے بھائی اور زیادہ بناؤ! اور ان کے حقوق میں حسن سلوک کر کے بھائی بناؤ کیونکہ تمہارا رب حی وکریم ہے وہ حیاء فرماتا ہے کہ روز قیامت باہمی آداب ومعاملات کی وجہ سے اپنے بندے پر اس کے بھائی کے درمیان عذاب فرمائے۔

لہٰذا یہی مناسب ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ صحبت لوجہ اللہ کی جائے نہ کہ نفسانی خواہش یا کسی غرض ومفاد کی خاطر، تاکہ وہ بندہ حفظ ادب کی وجہ سے ممنون ومتشکر ہو۔ (کشف المحجوب، اردو ترجمہ، ص: ۴۸۸)

حضرت مالک بن دینار نے اپنے داماد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "یامغیره کل اخ وصاحب لم تفد منه فی دینک خیرا فانبذ عن صحبته حتی تسلم" اے مغیرہ! جس بھائی یا ساتھی کی رفاقت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس جہان میں اس کی صحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ رہو"۔

اس نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری صحبت یا تو اپنے سے بڑے اور اچھے کے ساتھ ہوگی یا اپنے سے کمتر کے ساتھ۔ اگر اپنے سے بڑے اور اچھے کی رفاقت اختیار کروگے تو اس تمہیں دینی دنیوی فائدہ پہنچے گا اور اگر اپنے سے کمتر کے ساتھ بیٹھوگے تو تم سے اس کو دین کا فائدہ پہونچے گا کیونکہ اگر وہ تم سے کچھ حاصل کرے گا تو وہ دینی فائدہ پہنچانا ہوگا اور جو تم اپنے بڑے سے حاصل کروگے وہ بھی دینی فائدہ حاصل کرنا ہوگا"۔ (ایضاً ص: ۴۸۸)

صحبت وماحول کا اثر واقعی انسان کے کردار پر پڑتا ہے اور اچھے اور بُرے راستے پر لے جانے مین اہم رول ادا کرتا ہے ،چنانچہ رسول کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل" آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور وطریق پر ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے؟

اگر اس کی صحبت نیکوں کے ساتھ ہے اگرچہ وہ خود نیک نہ ہو، تو وہ صحبت نیک ہے اس لئے کہ نیک کی صحبت اسے نیک بنادے گی اور اگر اس کی صحبت بروں کے ساتھ ہے اگرچہ وہ نیک ہے تو یہ بُرا ہے کیونکہ وہ اس کی برائیوں پر راضی ہے اور جو برائیوں پر راضی ہو اگرچہ وہ نیک ہو بہرحال بُرا ہے۔

ایک شخص دوراں طواف خانۂ کعبہ میں دعا مانگ رہا تھا "اللّٰھم اصلح اخوانی فقیل له لم تدع لک فی هذا المقام" اے اللہ! میرے بھائیوں کی اصلاح فرما، لوگوں نے پوچھا؟ اس مقام میں تم اپنے لئے دعا کیوں نہیں مانگتے، بھائیوں کے لئے کیوں دعا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: "ان لی اخوانا ارجع الیهم فان صلحوا صلحت معهم وان فسدوا فسدت معهم" میں چونکہ انہیں بھائیوں کی طرف واپس جاؤں گا اگر وہ درست ہوئے، تو میں بھی انکے ساتھ درست رہوں گا اور اگر وہ خراب ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ خراب ہوجاؤں گا کیونکہ قاعدہ ہے کہ اپنی درستگی، مصلحین کی درستگی پر موقوف ہے، لہٰذا میں اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہوں، تاکہ میرا مقصود اُن سے حاصل ہوجائے۔ (ایضاً، ص: ۴۸۹)

اس سلسلے میں مندرجہ ذیل احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں اور اچھی وبری صحبت اور ماحول کا فرق دیکھیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (متوفی: ۷۴ھ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رفاقت نہ کر، مگر مسلمان سے، اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ (سنن ابوداؤد، ۲/ ۶۶۴، جامع الاحادیث، ۲/ ۸۷)

اچھی صحبت اور عمدہ ماحول سے دنیا وآخرت دونوں سنورتے ہیں، اور برے ماحول اور بری صحبت سے دنیوی اخروی دونوں طرح کی زندگی تباہ وبرباد ہوجاتی ہے، چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص مدینہ میں انتقال کر گیا، تو اسے دفن کردیا گیا پھر کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھا گویا وہ اہل نار (دوزخ والوں) سے ہے تو اسے اس پر غم ہوا پھر سات یا آٹھ روز کے بعد دوبارہ اسے دیکھا۔ گویا وہ اہل جنت سے ہے (خواب دیکھنے والے نے) اس سے (یہ معاملہ) پوچھا تو (مرنے والے نے) کہا: کہ ہمارے پاس مرد صالح دفن کیا گیا پس اس نے اپنے پڑوس میں سے چالیس آدمیوں کی سفارش کی تو ان چالیس میں سے ایک میں بھی تھا۔ (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص:)

حضور صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہٗ العزیز نے بھی اس سلسلے میں اپنی کتاب "بہار شریعت" میں چند احادیث کریمہ نقل فرمائی ہیں قارئین کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

(۱) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لئے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو، اور دوست سے بچتے رہو مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور سکھائے گا۔ اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (بہار شریعت، ۱۶/ ۱۸۸)

حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنی کتاب "گلستاں" میں ایک بڑی دلنشیں اور پیاری حکایت بطور تمثیل بیان فرمائی ہے جس سے صحبت صالح کے نتائج کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ فرماتے ہیں:

گلے خوشبوئے در حمام روز — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عنبری — کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم — ولیکن مدتے گل نشستم
جمال ہم نشیں در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں حاکم کہ ہستم

(گلستان سعدی، ص: ۵، ۶)

ترجمہ: یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حمام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی، میں نے اس مٹی سے کہا کہ تو مشک ہے یا عنبر؟ کہ تیری دلکش خوشبو نے مجھے مست وبے خود کردیا ہے (یہ سن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر مٹی تھی لیکن ایک مدت تک میں پھولوں کی صحبت رہی، پس ہم نشیں کے جمال نے مجھ میں اثر کیا کہ میں خوشبودار ہوگئی ورنہ میں تو وہی خاک اور مٹی ہوں جو پہلے تھی۔

یہ مثال بھی بتاتی ہے کہ صحبت کا اثر وغلبہ مسلم ہے اور اس سے انسان اپنی اچھی اور بری زندگی کے نتائج کا بخوبی احتساب کرسکتا ہے۔

حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقمطراز ہیں: "نفس کی عادت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے راحت پاتا ہے اور جس قسم کے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے گی وہ انہیں کی خصلت وعادت اختیار کرلیتا ہے اس لئے کہ تمام معاملات، ارادۂ حق اور ارادۂ باطل سے مرکب ہیں وہ جس ارادے کے معاملات کے ساتھ صحبت رکھے گا اس پر اسی کا غلبہ ہوگا کیونکہ اپنی ارادت، دوسرے کے ارادوں پر مبنی ہے، اور طبع وعادت پر ان کی صحبت کا بڑا اثر اور غلبہ ہے۔ یہاں تک کہ باز آدمی کی صحبت میں سدھ جاتا ہے۔ طوطی آدمی کے سکھانے سے بولنے لگتی ہے۔ گھوڑا اپنی بہیمانہ خصلت ترک کر کے مطیع بن جاتا ہے۔ (کشف المحجوب مترجم، ص: ۴۹۰)

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؂

نفس از ہم نفس بگیرد خوے — پُر حذر باش از لقائے خبیث
بار چوں فضائے بد گزرد — سوئے بد گیرد از ہوائے خبیث

ترجمہ: ایک نفس دوسرے نفس سے خصلت لیتا ہے فلہٰذا خبیث انسان کے میل سے بچیئے۔ ہوا جب بدبودار جگہ سے گذرتی ہے تو اس خبیث طرف سے بدبو لے کر جاتی ہے۔ (تفسیر روح البیان، ۱،

(بقیہ آئندہ)

جماعت رضائے مصطفیٰ کے زیر اہتمام آن لائن اسلامک کورسز میں حصہ لیں۔ سلمان میاں

بریلی شریف: اعلیٰ حضرت کی قائم کردہ تنظیم جماعت رضائے مصطفیٰ کے زیر اہتمام آن لائن اسلامک کورسز کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی پوری زندگی علم دین کی خدمت کی اور لوگوں کو علم حاصل کرنے کی تنقید فرماتے رہے کیونکہ ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی روزمرہ زندگی میں درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے علم دین کا سیکھنا ضروری ہے۔ تنظیم جماعت رضائے مصطفیٰ کے قومی نائب صدر جناب سلمان حسن خان (سلمان میاں) نے بتایا کہ جماعت رضائے مصطفیٰ کی جانب سے اور جامعۃ الرضا کے زیر اہتمام آن لائن اسلامک کورسز کی ابتدا کی گئی ہے۔ جماعت رضائے مصطفیٰ ایجوکیشنل سینٹرس آپ کو اور آپ کے بچوں کو قابل اساتذہ کے ذریعے قرآن شریف تجوید کے ساتھ عربی واردو سیکھنے کا ایک عظیم موقع فراہم کررہے ہیں، آن لائن کورسز میں رجسٹریشن کرنے کے لئے جماعت رضائے مصطفیٰ کی ویب سائٹ jamatrazaemustafa.org پر جاکر این۔رول کرسکتے ہیں۔ جماعت رضائے مصطفیٰ ایجوکیشنل سینٹر میں کورسز درج ذیل ہیں۔ ۱۔دینیات ۲۔عربی گرامر ۳۔حفظ قرآن ٤۔قرأت ٥۔درس نظامی وغیرہ۔ آپ کورس میں دو طرح کی کلاسوں میں داخلہ لے سکتے ہیں، جس میں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اکیلے پڑھیں تو آپ انڈیویجول کلاس میں شامل ہوسکتے ہیں، اگر آپ گروپ میں پڑھنا چاہتے ہیں تو آپ گروپ میں شامل ہوسکتے ہیں، کورس کو منتخب کرنے کے بعد آپ کو ہماری طرف سے کال آئے گی جس سے آپ کو کلاس اور ٹیچر کی معلومات حاصل ہوگی۔ جماعت رضائے مصطفیٰ کے جنرل سیکرٹری جناب فرمان حسن خان (فرمان میاں) نے اپیل کی ہے کہ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور علم دین حاصل کریں۔ یہ معلومات جماعت کے رکن محمد عبدالکریم اختر القادری (پونہ) نے دی۔

☆☆☆☆☆

حضرت صدیق اکبر افضل البشر بعد الانبیاء، پہلے خلیفہ راشد اور رسول اللہ کے یار غار تھے

حضرت منانی میاں نے جامعہ غوثیہ کے دو اساتذہ کو خلافت واجازت سے نوازا

ممبئی: ۔گھاٹکوپر مچھلی مارکیٹ میں واقع مسجد انجمن رسالت حق میں خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں ایک محفل منعقد کی گئی، جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ افتتاحی خطاب میں حضرت مولانا افتخار اللہ مصباحی (پرنسپل جامعہ غوثیہ نجم العلوم مرکزی ادارہ سنی دعوت سلامی، ممبئی) نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آسمان کے تاروں کے برابر نیکیاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نیکی کے برابر تھی۔ مولانا موصوف نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے سب کے احسانات کا بدلہ دے دیا لیکن ابوبکر صدیق کی احسانات کا بدلہ نہیں دے سکا اللہ ان کا بدلہ روز قیامت عطا فرمائے گا۔ حضرت صدیق اکبر کی بڑی شان ہے کیوں کہ وہ سب سے پہلے اسلام لائے، ہر آن، ہر لمحہ اور ہر مشکل گھڑی میں انھوں نے نبی کا ساتھ دیا اور حق رفاقت ادا کردیا۔ قرآن میں کئی آیات ان کے فضائل ومناقب میں اتریں۔ بعدہ سید خلیل رضوی مبلغ سنی دعوت اسلامی گھاٹ کوپر نے کلام رضا" واہ کیا جود وکرم ہے شہ بطحا تیرا" پر ایک خوبصورت تضمین سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

مولانا عبدالرب مصباحی استاذ جامعہ غوثیہ نجم العلوم مرکزی ادارہ سنی دعوت اسلامی نے اپنے مختصر خطاب میں احادیث بالخصوص حضرت ام معبد کے واقعہ کی روشنی میں حضرت صدیق اکبر کی شان کو بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ عام صحابہ کے بارے میں حدیث پاک میں ہے کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں جس کسی کی اقتدا کروگے راہ یاب ہوجاؤ گے، حضرت صدیق اکبر تمام صحابہ سے افضل بلکہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں، پہلے خلیفہ راشد اور رسول اللہ کے یار غار اور یار فی المزار بھی ہیں۔

خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں اس محفل کی صدارت وسرپرستی نبیرہ اعلی حضرت حضرت منانی میاں بریلی شریف اور مولانا نوید رضا قادری ممبئی نے کی۔ دونوں شخصیات نے خطاب بھی کیا۔ مولانا نوید رضا قادری ازہری نے کہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ومرتبہ تمام صحابہ سے اونچا تھا۔ ان کو افضل البشر بعد الانبیاء ماننا ایمان کا حصہ ہے۔ بعدہ نبیرہ اعلی حضرت برادر حضور تاج الشریعہ حضرت منانی میاں نے اپنے ناصحانہ کلمات اور دعاوں سے سامعین کو نوازا۔ کلام اعلیٰ حضرت کی روشنی میں مفید نصیحتیں سامعین کے گوش گزار کیے۔ اس موقع پر حضرت منانی میاں دام ظلہ العالی نے سنی دعوت اسلامی کے مرکزی ادارہ جامعہ غوثیہ کے دو اساتذہ مولانا افتخار اللہ مصباحی اور مولانا عبدالرب مصباحی کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ کی خلافت واجازت سے نوازا۔ مولانا اصغر نجمی باندرہ نے اپنے مخصوص لب ولہجے میں اس پروگرام کی نقابت فرمائی۔ راقم الحروف مظہر حسین علیمی کے علاوہ حضرت قاری اظہار صاحب، مولانا خالد علیمی، مولانا قیصر رضا، مولانا عبدالجواد نجمی، مولانا معراج حبیبی، جناب الحاج سلیم رضا خان، جامعہ غوثیہ کے بعض طلبہ وغیرہ شریک محفل رہے۔ اس مسجد کے خطیب وامام مولانا عبدالکریم خان نجمی نے اپنے مصلیان واراکین مسجد کے تعاون سے اس پروگرام کو بحسن وخوبی تکمیل تک پہنچایا۔ اس موقع پر مبلغ سنی دعوت اسلامی مرحوم حضرت قاری ریاض الدین اشرفی اور مرحوم عادل بھائی جن کا چند روز قبل ایک سڑک حادثے میں انتقال ہوگیا تھا ان کی روح کو ایصال ثواب بھی کیا گیا۔

محترم سید حسین ابن سید عثمان رفاعی کی رحلت

(والد محترم مفتی سید محمد رضوان شافعی رفاعی دام فیوضہ)

علاقۂ کوکن میں آباد ساداتِ کرام میں رفاعی خانوادہ اپنا تفرد واختصاص رکھتا ہے۔ حضرت سید محمد رفاعی علیہ الرحمۃ سرزمینِ عراق سے تشریف لائے اور کوکن میں فروکش ہوئے۔ انہیں کے گھرانے کے ایک بزرگ محترم سید حسین ابن سید عثمان رفاعی (کھیڑ ضلع رتناگری کوکن) ہیں۔ جن کا ۲۸؍جنوری بروز جمعہ ۲۰۲۲ء بوقت نمازِ جمعہ کھیڑ میں وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے فرزند گرامی مفتی دیارِ کوکن حضرت مفتی سید محمد رضوان شافعی رفاعی نے بتایا کہ والد ماجد فروغِ اہلِ سنّت کا جذبۂ صادق رکھتے تھے۔ جامعہ امام احمد رضا رتناگری کے استحکام کے لیے پیش پیش رہے۔ علاقے میں اہل سنت کی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ ایک مدت سے علیل چل رہے تھے۔ بوقت رحلت عمر ۸۱؍ برس تھی۔ پابند احکامِ شریعت ومتبع سنت تھے۔ سید صاحب نے سُنّی شوافع سے غائبانہ نمازِ جنازہ کی گزارش کی ہے۔ رفاعی سادات گھرانے میں محترم سید حسین ابن سید عثمان رفاعی کا خانوادہ عراق سے ہند پہنچا۔ آپ کے اجدادِ کرام میں قادریت کا فیض شہزادۂ غوث اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی میاں کے اجدادِ کرام سے آیا۔ کیوں کہ قادری ساداتِ کرام کا مسکن بھی علاقۂ کوکن ہے۔ محترم سید حسین ابن سید عثمان رفاعی کو کردہ والے حضرت سید حسام الدین قادری علیہ الرحمۃ سے بھی خصوصی فیض حاصل تھا، جب کہ حضور جیلانی میاں کے جد کریم حضرت سید ابراہیم قادری علیہ الرحمۃ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ جب بھی حضرت سید ابراہیم قادری کا علاقے میں دورہ ہوتا تو قیام مرید صادق کے یہاں ہی ہوتا۔ نمازِ جنازہ شب ۱۱؍ بجے کھیڑ کوکن میں ادا کی گئی۔ اس رنج وغم کی ساعت میں ہم خانوادۂ رفاعی بالخصوص حضرت مفتی سید محمد رضوان شافعی رفاعی سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔ اللہ کریم! سلفِ صالحین کے ساتھ عقبیٰ کی منزل پر فائز فرمائے اور درجات میں ترقی دے، پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ اس سانحہ پر آل رسول ابوالحسنین سید عبدالقادر جیلانی (ممبئی)، علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری (چریاکوٹ)، مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی، علامہ محمد ارشد مصباحی (اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل یوکے)، مفتی نظام الدین مصباحی (جماعت رضائے مصطفیٰ بلیک برن یوکے)، الحاج محمد سعید نوری (رضا اکیڈمی ممبئی)، محمد میاں مالیگ (مالیگ فیملی یوکے)، غلام مصطفیٰ رضوی (نوری مشن مالیگاؤں)، انیس غازیانی برکاتی، ڈاکٹر حامد اقبال، پروفیسر حامد رضا نے تعزیت پیش کی اور ایصالِ ثواب کی گزارش کی ہے

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL:26, ISSUE NO: 35 DATE: 07 February to 13 February 2022. Rs.4/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

عطائے رسول سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کے حالات وکرامات

ذی الحجہ کا مہینہ تھا پانچ سو ترا سی سن ہجری اور گیارہ سو ستاسی عیسوی تھی، مکۃ المکرمہ کی سرزمین پر میدان محشر کا سا سماں تھا، چہار دانگ عالم سے فرزندان توحید اپنے معبود حقیقی کے اس فرمان ''واتموا الحج والعمرۃ للہ'' کی تعمیل کیلئے سر نیاز خم کئے سیل رواں کی طرح جوق در جوق جمع ہو گئے تھے ایک ہی ترانہ جو ہر زبان پہ جاری تھا ایک ہی آواز جس سے مکۃ المکرمہ کی فضا گونج رہی تھی وہ مقدس ترانہ یہ تھا، ''لبيك اللهم لبيك لاشريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك'' خالق کائنات جل جلالہ کے یہ وفا شعار بندے دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوکر مناسک حج کی ادائیگی میں مصروف تھے لیکن ایک خلش جو دلوں کو بے چین کر رہی تھی وہ تھی روضۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کیونکہ ہادیٔ اکرم ﷺ کے در اقدس ہی تو اصل مراد اور قبولیت کا پروانہ ہے جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

بشارت: آخر وہ لمحہ جانفزا آ ہی گیا جب حجاج فرائض حج سے فارغ ہوکر اپنا مال ومتاع اونٹوں پر لاد کر دیوانہ وار عشق ومستی میں سرشار جانب طیبہ قافلہ در قافلہ کوچ کرنے لگے اور اپنے غمخوار آقا کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت کے نذرانے پیش کرنے لگے انہی میں ایک خوب رو، خوش قامت، عاشق رسول تھا جس کی عمر تاریخ میں اس وقت چھیالیس سال بتائی جارہی ہے اور حالت یہ تھی برہنہ سر، آنکھیں نم اور کثرت سفر کی وجہ سے پاؤں میں چھالے ہیں لیکن صورت بتا رہی تھی یہ کوئی اللہ والے ہیں۔ اپنے محسن آقا کی بارگاہ میں ہر کوئی اپنا درد دل بیان کر رہا تھا لیکن محبوب رب العالمین کا یہ عاشق ان سب سے بے نیاز ہوکر اپنے معبود حقیقی کی عبادت وریاضت میں مشغول تھا اچانک گنبد خضرا ی سے آواز آئی۔ اے معین الدین تو میرے دین کا معین ہے میں نے تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کی وہاں کفر وظلمت پھیلی ہوئی ہے تو اجمیر جا تیرے وجود سے ظلمت کفر دور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔'' ہر دل مخمور اور ہر چہرہ مسرور تھا اگر کسی چہرے پر پریشانی کی لکیر اور تفکرات کی سلوٹیں نمایاں تھیں تو وہ اسی عاشق رسول کا چہرہ تھا کیونکہ سلوک و معرفت کا یہ محبتوں بھرا تحفہ اسی کو عطا کیا گیا تھا۔ یہ مژدہ دلنواز اسی کو سنایا گیا تھا۔ آخر خوشخبری پہ حیران کیوں؟ جب یہ سوال تاریخ کے ورق الٹنے والے مؤرخوں سے کیا گیا تو جواب ملا اس وجہ سے کہ وہ انجان تھا اس ملک سے۔ جس کا مژدہ سنایا گیا تھا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ شہر اجمیر کہاں ہے؟ سمت سفر کیا ہوگی؟ مدینہ سے مسافت کتنی ہے؟ راستہ کے پیچ وخم کیا ہیں؟ ابھی وہ انہی فکروں میں گم تھا کہ گنبد خضرا ی کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے اس پر غنودگی طاری کردی خواب میں محبوب کائنات ﷺ تشریف لائے۔ اپنے جمال جہاں آراء کے دیدار سے مشرف فرمایا اور ایک نظر میں مشرق سے مغرب تک سارے عالم کو دکھا دیا۔ تمام بلا و امصار نگاہوں کے سامنے تھے شہر اجمیر وہاں کا قلعہ اور پہاڑیاں نظر آنے لگیں۔ سرکار نے اپنے اس عاشق صادق کو ایک جنتی انار عطا فرما کر ارشاد فرمایا ہم تم کو خدا کے سپرد کرتے ہیں آنکھیں کھولیں تو ہندوستان کا پورا نقشہ پیش نظر تھا۔ چنانچہ تعمیل آقا کے لئے چالیس اولیاء کے ساتھ ہندوستان کا رُخ کیا

سفر ہند: مدینہ منورہ سے وہ عاشق صادق بغداد پہنچا جہاں کچھ دنوں مشائخین وقت سے صحبتیں رہیں پھر ۵۸۶ھ/ ۱۱۹۰ء کو بقصد اجمیر بغداد سے عازم سفر ہوا۔ دوران سفر چشت، خرقان، جہنہ، کرمان، استرآباد، بخارا، تبریز، اصفہان، ہرات، سبزہ وار ہوتا ہوا بلخ پہنچا جہاں کچھ ایام شیخ احمد خضریہ کے یہاں قیام کیا۔ پھر بلخ سے روانہ ہوکر سمرقند ہوتا ہوتا غزنین پہنچا یہاں شمس العارفین عبدالواحد سے ملاقات کی اور کچھ دنوں روحانی صحبت گرم رہی پھر اپنے روحانی قافلہ کے ساتھ لاہور پہنچا حضرت ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور روحانی فیوض سے مالا مال ہوا جب روانہ ہونے لگا تو مزار مبارک پر یہ شعر پڑھا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را رہنما

دہلی میں آمد: لاہور سے سمانا ہوتا ہوا ہندوستان کی راجدھانی دہلی پہنچ کر راجہ کھانڈے راؤ کے راج محل کے سامنے ایک بت کدہ کے پاس قیام کیا اور اپنے اعلیٰ اخلاق و کردار، سادہ مؤثر نصیحتوں سے راج کھانڈے راؤ کے کاریگروں اور بہت سے راجپوتوں کو کلمہ اسلام پڑھنے پر مجبور کر دیا۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے اور اسلام کا نور پھیلنے لگا، دیکھتے ہی دیکھتے دہلی کی سرزمین پر مسلمانوں کا ایک وسیع حلقہ تیار ہوگیا چونکہ اس مرد مجاہد کی منزل مقصود اجمیر تھی اس لئے اپنے خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دہلی میں خلق خدا کی ہدایت کے لئے چھوڑ کر عازم اجمیر ہوگیا

اجمیر میں آمد: چند ثقہ مؤرخوں کے مطابق وہ مرد مجاہد ۵۸۷ھ/ ۱۱۹۱ء کو وارد اجمیر ہوا جہاں روز اول ہی سے باطن شکن کرامتوں کے ظہور نے ایک بوریہ نشیں درویش کی روحانی عظمت و قوت کا سکہ اہل اجمیر کے دلوں پر بٹھا دیا۔ اجمیر کے عوام وخواص کی کثیر تعداد شرک وبت پرستی کے قعر عمیق سے نکال کر فرمان باری تعالیٰ ورايت الناس يدخلون فى دين الله افواجا ڈور سے منسلک ہونے لگی اور ایک وقت وہ آیا کہ شہر اجمیر کی پوری فضا کلمہ توحید سے گونجنے لگی۔ قبل ازیں کہ اس مرد خدا کی کچھ کرامتیں سپرد قرطاس کی جائیں نام ونسب اور ولادت وبچپن کا بیان بھی ضروری ہے

نام ونسب اور والدین: تاریخ میں اس عظیم مرد مجاہد کا نام معین الدین بتایا جاتا ہے۔ جنہیں والدین پیار سے حسن کہا کرتے تھے اور غریب پروری کی وجہ سے غریب نواز کے نام سے مشہور ہوئے۔ پدر بزرگوار کا نام خواجہ غیاث الدین حسن ہے جو زہد وورع، تقویٰ وطہارت میں ممتاز اور علم ظاہر وباطن سے بھی آراستہ تھے۔ یہ آٹھویں پشت میں حضرت موسیٰ کاظم کے پوتے ہوتے ہیں۔ اور مادر مہربان کا نام بی بی ام الورع ہے جو بی بی ماہ نور سے مشہور تھیں یہ بھی بلند کردار، پاکیزہ باطن خاتون تھیں، عبادت وریاضت آپ کا محبوب مشغل تھا۔ چند واسطوں سے یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ اس لئے حضرت خواجہ کی نجیب الطرفین سید کہا جاتا ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق آپ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک رشتے سے ماموں زاد ہوتے ہیں۔

ولادت، بچپن اور تعلیم: حضرت خواجہ کی ولادت باسعادت ۵۳۷ھ/ ۱۱۴۲ء کو موضع سنجر علاقہ سجستان (جسے سبستان بھی کہا جاتا ہے) میں ہوئی۔ آپ نے متقی و پارسا والدین کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی اس لئے عام بچوں کی طرح آشنائے لہو لعب نہ تھے۔ پیشانی مبارک پر لمعہ نور اور شائستہ اطوار اس امر کی غمازی کرتے تھے کہ آپ آگے چل کر غیر معمولی شخصیت اور فکر وعمل، صلاح وتقویٰ کا روشن مینار ہوں گے۔ ابتدائی تعلیم والد گرامی کے زیر سایہ ہوئی۔ نو برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا پھر ایک مدرسہ میں داخل ہوکر تفسیر وحدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور بہت قلیل مدت میں کثیر علم حاصل کرلیا۔

انقلاب اور تلاش حق: جب عمر شریف پندرہ سال کی ہوئی تو والد کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا ترکہ پدری سے ایک باغ اور ایک پن چکی ملی تھی جس کو آپ نے ذریعہ معاش بنایا اور خوشگوار زندگی گزرنے لگی مگر قدرت نے آپ کو اپنی مخلوق کے دلوں کی باغبانی کے لئے پیدا فرمایا تھا۔ چنانچہ ایک دن ایک مجذوب حضرت ابراہیم قندوزی باغ میں تشریف لائے اور ایک کھلی کا ٹکڑا کھلا کر دل کی دنیا میں انقلاب پیدا کردیا۔ فوراً حضرت خواجہ نے باغ اور پن چکی بیچ کر اس کی قیمت فقراء میں تقسیم کردی اور تلاش حق میں نکل پڑے۔ کئی مقامات سے گزرتے ہوئے قریہ ہارون پہنچے جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے آپ کو اپنے حلقہ ارادت میں داخل فرما کر اپنی دو انگلیوں کے درمیان سے اوپر عرش اعظم اور نیچے تحت الثرٰی تک دکھا دیا۔ بیس سال تک اپنے مُرشد کی خدمت کرتے رہے یہاں تک کہ ایک دن پیرو مرشد نے آپ کو ساتھ لیکر خانہ کعبہ کا سفر کیا۔ طواف وزیارت کے بعد ہاتھ پکڑ کر حق تعالیٰ کے سپرد کردیا۔ جب زیر حطیم کعبہ مناجات کی تو ندا آئی'' ہم نے معین الدین کو قبول کیا'' بعد ازاں بارگاہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر بحکم مرشد حضرت خواجہ نے سلام عرض کیا تو روضہ انور سے اس طرح جواب ملا'' وعلیکم السلام یا قطب المشائخ بر وبحر'' یہ تو مُرشد برحق کے ساتھ کا واقعہ ہے لیکن جب دوسری مرتبہ اپنے مرید خاص حضرت قطب الدین بختیار کاکی کو ساتھ لیکر حج وزیارت کے لئے تشریف لے گئے تو ایک دن کا واقعہ ہے کہ آپ حرم کعبہ کے اندر یادِ الٰہی میں مشغول تھے کہ ہاتف کی آواز سنی'' اے معین الدین ہم تجھ سے خوش ہیں، تجھے بخش دیا، جو کچھ چاہے مانگ تاکہ عطا کروں'' اور جب روضہ انور کی زیارت کیلئے پہنچے تو یہ خوشخبری سنی'' اے معین الدین تو میرے دین کا معین ہے ہندوستان کی ولایت میں نے تجھے عطا کی'' یہی وہ بشارت عظمیٰ ہے جس سے میں نے اپنے مقالہ کا آغاز کیا تھا، اب لگے ہاتھوں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چند بصیرت افروز کرامتیں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

کرامات خواجہ ہند الولی :

دوران قیام بغداد ایک دن خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ وحدالدین، شیخ شہاب الدین سہروردی اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک مجلس میں تھے۔ انبیاء علیہم السلام کا ذکر خیر ہو رہا تھا کہ سامنے سے ایک بارہ سال کا لڑکا ہاتھ میں ایک پیالہ لئے جارہا تھا (دوسری کتابوں میں تیر وکمان کا ذکر ہے) جب بزرگوں کی نگاہیں اس پہ پڑی تو حضرت خواجہ نے فرمایا، یہ لڑکا ایک دن دہلی کا بادشاہ بنے گا۔ چنانچہ یہی وہ لڑکا شمس الدین التمش کے نام سے دہلی کا بادشاہ گزرا ہے۔

زیارتِ کعبہ: حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا بیان ہے کہ حضرت خواجہ ہر سال زیارتِ کعبہ کے لئے بقوت روحانی اجمیر سے تشریف لے جاتے تھے جب کام پایہ تکمیل کو پہنچا تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر شب بعد نمازِ عشاء کعبۃ اللہ شریف تشریف لے جایا کرتے تھے اور نمازِ فجر اجمیر میں ادا فرماتے تھے۔

رہزنوں کا تائب ہونا: ایک مرتبہ حضرت خواجہ اپنے مریدوں کے ساتھ ایک گھنے جنگل سے گزر رہے تھے کہ وہاں بسنے والے ڈاکوؤں نے آپ کے مریدوں پر حملہ کردیا اور لوٹ مار شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر حضرت خواجہ نے جب نگاہِ جمال ان ڈاکوؤں پر ڈالی تو وہ کانپنے لگے اور قدموں میں گر پڑے۔ چھینا ہوا سامان واپس کیا اور آپ کے دستِ حق پرست پر سب کے سب مشرف باسلام ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے ان کو چند نصیحتیں فرمائیں۔ جو نہایت کارگر ثابت ہوئیں۔ سب نے رہزنی سے توبہ کی اور پوری عمر دین حق پر کاربند رہے اور سچائی کا دامن کبھی بھی اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

مقتول زندہ ہوگیا: حاکم وقت نے ایک بے قصور شخص کو پھانسی دی اس کی ماں روتی پیٹتی ہوئی خدمتِ خواجہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا بیٹا بے قصور تھا حضور مجھ پر کرم فرمائیں۔ آپ عصا لیکر اس کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ مقتول کے پاس پہنچ کر عصا سے اس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو خدا کے حکم سے زندہ ہوجا اور دار سے نیچے اتر آ۔ مقتول یہ سنتے ہی زندہ ہوگیا اور سولی سے اتر کر آپ کے قدموں پر سر رکھا اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر کو روانہ ہوگیا۔

بُت پرستوں کا تائب ہونا: کلمات الصادقین میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ کا گزر کفار کے ایک بت کدے کی طرف سے ہوا۔ اس وقت سات کافر بت پرستی میں مشغول تھے آپ کا جمال جہاں آراء دیکھتے ہی بے بس ہوگئے اور قدموں میں آ کر گر گئے فوراً توبہ کی اور مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ آپ نے ان میں سے ایک کا نام حمیدالدین رکھ دیا۔ چنانچہ شیخ حمیدالدین دہلوی ان سات حضرات میں سے ایک ہیں جنھوں نے شہرت پائی۔

آتش پرستوں کا قبولِ اسلام: ایک روز حضرت خواجہ غریب نواز صحرا سے گزرے وہاں آتش پرستوں کا ایک گروہ آگ کی پرستش میں مشغول تھا یہ لوگ اس قدر ریاضت ومجاہدات کرتے تھے کہ چھ چھ مہینے تک دانہ پانی زبان پر نہیں رکھتے تھے سرکار خواجہ نے ان لوگوں سے آتش پرستی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ آگ کو اس لئے پوجتے ہیں کہ دوزخ میں یہ آگ ہمیں تکلیف نہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا دوزخ سے بچنے کا طریقہ یہ نہیں بلکہ نارِ دوزخ سے بچنے کیلئے خالق نار کی پوجا کرو پھر یہ آگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ تم لوگ اتنے دنوں سے آگ کی پوجا کرتے ہو ذرا اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر دکھاؤ؟ ان لوگوں نے جواب دیا۔ آگ کا کام جلانے کا ہے، ہمارا ہاتھ تو جل جائے گا لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حق پرستوں کو آگ نہ جلائے گی۔ حضرت خواجہ نے فرمایا، دیکھو ہم خدا کے پرستار ہیں۔ یہ آگ ہمارے جسم کو تو دور کی بات ہماری جوتی کو بھی نہیں جلاسکتی۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی ایک جوتی آگ میں ڈال دی بہت دیر تک وہ آگ میں رہی مگر اس پر آگ کا ذرا سا بھی اثر نہ ہوا یہ دیکھ کر سب مسلمان ہوگئے۔

فریاد رسی: ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان شمس الدین التمش کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے مصروف سیر وتفریح تھے بعض امراء واعیان سلطنت بھی ہمراہ تھے کہ ایک بدکار عورت نے بادشاہ کے حضور میں عرض کیا کہ آپ میرا نکاح کردیں ورنہ عتابِ الٰہی میں گرفتار ہوجاؤنگی بادشاہ نے کہا تو کس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے تو عورت نے حضرت قطب الدین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس مرد سے جو قطب الاقطاب بنے پھرتے ہیں (نعوذ اللہ) انھوں نے میرے ساتھ حرام کی ہے اور یہ حمل (پیٹ کی طرف اشارہ کرکے) انہیں کا ہے۔ حضرت قطب صاحب کو یہ بیہودہ بات سن کر شرم وندامت سے پسینہ آ گیا۔ بادشاہ وامراء ششدر رہ گئے۔ فوراً قطب صاحب نے اجمیر کی طرف منہ کرکے کہا'' یا پیرو مرشد میری مدد فرمایئے'' فوراً سامنے حضرت خواجہ تشریف لاتے دکھائی دیئے حضرت قطب صاحب اور بادشاہ قدم بوس ہوگئے۔ سرکار خواجہ نے فرمایا کیا بات ہے؟ تم نے مجھے کیوں یاد فرمایا؟ حضرت قطب صاحب نے سارا ماجرا بیان کیا تو سرکار خواجہ نے اس عورت کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اے بچے سچ سچ بتا تو کس کا بچہ ہے۔ بچہ فوراً اپنی ماں کے پیٹ سے بول اٹھا کہ میں ایک چرواہے کا بچہ ہوں۔ میری ماں نہایت بدکار عورت ہے۔ چنانچہ عورت نے بھی اعتراف کرکے معافی مانگی۔

پرتھوی راج اور حضرت خواجہ: جب حضرت خواجہ اجمیر میں مقیم ہوئے اور وہاں آپ کی ذات بابرکت سے کرامتوں کا مسلسل ظہور ہونے لگا اور لوگ اسلام کی صداقت کے معترف ہونے لگے پرتھوی راج کی دفاعی کوششوں کے باوجود حضرت خواجہ کا اثر بڑھنے لگا تو پرتھوی راج دل سے حضرت خواجہ کا دشمن ہوگیا، جوگی جے پال کی ناکامی اور اس کے قبول اسلام کے بعد پرتھوی راج کی آتش عداوت تیز ہوگئی اور وہ حضرت خواجہ کو اجمیر سے نکالنے کا منصوبہ بنانے لگا جب وہ اپنے منصوبے کو عملی شکل دینے کا ارداہ کرتا اندھا ہوجاتا اور جب باز آتا بینائی واپس آجاتی اس کرامت کو بار بار دیکھنے کے باوجود بھی شرک وبت پرستی کی ظلمت اس کے دل سے نہ نکل سکی بالآخر اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔

مجلس کرامات: حضرت خواجہ ایک مجلس کا تذکرہ فرماتے ہیں جس میں خواجہ عثمان ہارونی خواجہ اوحدالدین کرمانی اور حضرت خواجہ بھی موجود تھے۔ گفتگو اس بارے میں شروع ہوئی کہ جو شخص بھی اس مجلس میں ہے وہ اپنی کرامت دکھائے یہ سنتے ہی خواجہ عثمان ہارونی نے مصلے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور مٹھی بھر اشرفیاں نکال کر ایک درویش کے حوالہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ درویشوں کے لئے حلوہ لے آؤ۔ شیخ اوحدالدین نے قریب ہی پڑی ہوئی ایک لکڑی پر ہاتھ مارا تو فوراً وہ لکڑی سونا بن گئی۔ میں پیچھے رہ گیا جو پیرو مرشد کی وجہ سے کوئی کرامت ظاہر نہیں کرسکتا تھا شیخ نے میری طرف رخ کرکے فرمایا تم کوئی کرامت کیوں نہیں دکھاتے؟ اس مجلس میں ایک بھوکا درویش تھا جو شرم کی وجہ سے سوال نہیں کرتا تھا میں نے اپنی گدڑی میں سے جو کی چار روٹیاں نکالیں اور اس درویش کے حوالہ کردیں۔

☆☆☆☆☆